دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name	: **Asim**	Serial No	: **22983**	MODE: **Regular**	
Address	: **Karachi**	Date	: **6/8/2014**		
Subject	: **Living with parents**	Contact No:			
Writer	: حنیف اللہ	Email	:		

Assalaamoalaikum

My question is that under what conditions it is obligatory on a married man to live with his parents, and what are the conditions when a married man should not live with his parents?

The problem is that people talk about rights of parents and rights of wives, what about the rights and comfort of men. if they live in the same house with parents they have to bear the mother-in-law and daughter-in-law fights, if they live separately they are torn between two families and two duties.

السلام علیکم ! میرا سوال یہ ہے کہ شادی شدہ آدمی کیلئے کن حالات میں اپنے والدین کے ساتھ رہنا ضروری ہے اور کن حالات میں ساتھ رہنا ضروری نہیں ہے؟

مسئلہ یہ ہے کہ لوگ والدین اور بیویوں کے حقوق کے متعلق بولتے ہیں تو آدمی کے حقوق اور راحت و آرام کہاں گیا۔ اگر وہ ایک گھر میں اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں تو ساس، بہو کے جھگڑوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر وہ علیحدہ گھر میں رہتے ہیں تو دو خاندانوں میں جدائی پیدا ہو جاتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

والدین کے ساتھ ہی رہنا ضروری نہیں ہے الا یہ کہ والدین خدمت کے محتاج ہوں اور کوئی دوسرا بھائی وغیرہ خدمت کرنے والا نہ ہو تو سائل کو چاہیے کہ ساتھ رہے اور خوب خدمت کرے اور جہاں تک حقوق کا معاملہ ہے تو آدمی پر والدین اور بیوی کے حقوق ہیں اسی طرح خود کے بھی حقوق ہیں جن کی ادائیگی کا شریعت نے متعلقہ لوگوں کو پابند کیا ہے اگر ہر آدمی اپنے فریضہ اور دوسرے کی حق کی ادائیگی کا لحاظ رکھے تو زندگی پرسکون ہو جاتی ہے۔

فی احکام القرآن: قال اللہ تعالیٰ (قضی ربك الا ایاہ وبالوالدین احسانا) (وقضی ربك) معناہ امر ربك وامر بالوالدین احسانا الخ (ج ۲ ص ۱۹۶)۔

وفیہ ایضاً: ثم بین صفة الاحسان الیھما بالقول والفعل والمخاطبة الجمیلہ علی وجہ التذلل والخضوع الخ (ج ۲ ص ۱۹۷)۔

(جاری ہے)

وفي الدر: (لا) يفترض (على صبي) وبالغ له أبوان
أو أحدهما لأن طاعتهما فرض عين الخ.

وفي الرد: تحت (قوله وبالغ له أبوان) مفاده
(إلى قوله) إذ لو كان معسرا محتاجا إلى خدمته فرضت
عليه ولو كان كافرا الخ (ج ٤ ص ١٢٤).

وفي الرد: تحت (قوله وهم أولو الأمر على الأصح)
أي (إلى قوله) وحق الزوج على الزوجة أكثر من
هذا وهو أن تطيعه في كل مباح الخ (ج ٦ ص ٤٢٧) والله اعلم

حنیف اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶
۲۶ جماد الاولی ۱۴۳۶

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۶/۵/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۲۷ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

دار الافتاء ۲۳۹۸۳ ۲۶/۶/۱۴۳۶ھ

نائب رئيس – دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

رئيس – دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

23/3/15